بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

قارئینِ کرام حضرات وخواتین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل آپ کے سامنے ''حدیث حجّت نہیں! سنّت حجّت ہے؛ فرمان مولانا سعید احمد پالنپوری صاحب'' کے عنوان سے مضمون جس میں مولانا موصوف کی اس سوچ کے رد میں دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اور حضرت مولانا حبیب الرّحمٰن اعظمی صاحب حفظہما اللہ کے دو کتابچے بھی وہیں (نمبر۔1 میں) ہماری ویب سائٹ ہوم پیج پر اس عنوان سے قبل کے عنوان میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اسی ضمن میں ''**حدیثِ جسّاسہ**'' کے حوالہ سے آپ سب کے سامنے مولانا موصوف کا غلط نظریہ بھی آ چکا ہے،

اب ذیل میں مولانا موصوف کی مذکورہ سوچ کے رد میں دارالعلوم تاراپور (گجرات، ہند) کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مختار احمد فاروقی صاحب حفظہ اللہ کا مضمون جو ماہنامہ ''صوت القرآن'' (احمد آباد، گجرات، ہند) میں شائع ہوا ہے اسے بھی ذیل کے عنوان ''**حدیثِ جسّاسہ تمام محدّثین کے نزدیک صحیح ھے**'' کے ماتحت ملاحظہ فرمائیں، والسّلام

نظر

حدیثِ جساسہ تمام محدثین کے نزدیک صحیح ہے

(قسط-۱)

مولانا مختار احمد فاروقی
(شیخ الحدیث، دارالعلوم تاراپور)

احمد آباد کے مشہور معالج محترم ڈاکٹر فاروق احمد قاسمی (جنرل سیکریٹری جمعیۃ العلماء احمد آباد) کا مطب صرف مطب ہی نہیں بلکہ علاقے کے علماءِ کرام، سیاسی رہنما اور ادیبوں کی نشست گاہ بھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف علاقے میں دار العلوم دیوبند کے ترجمان کی حیثیت سے متعارف ہیں جہاں رضاخانی اور غیر مقلدین حضرات کی کثیر تعداد ہے۔ گذشتہ دنوں تصحیح ''حدیثِ جساسہ'' نامی کتابچہ اُن لوگوں کی چہ میگوئیاں کا مرکز بنی۔ اسی لیے ڈاکٹر صاحب موصوف نے راقم الحروف سے صوت القرآن میں اِس سلسلے کی وضاحت چاہی۔

حدیث جساسہ مسلم شریف ابوداؤد شریف اور ترمذی شریف میں درج ہے یہ تینوں کتابیں امت مسلمہ کے یہاں صحاح ستہ میں شمار کی جاتی ہیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی حیثیت کو متعین کرتے ہوئے اُسے حسن اور صحیح فرمایا ہے اور آج تک کسی بھی محدث نے اس کی تضعیف اور تغلیط نہیں کی ہے۔

دراصل کسی حدیث کو غلط قرار دینے کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ تو علماء محدثین کا ہے جو اصول حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے دوسرا طریقہ منکرین حدیث اور فرقہ ضالہ کا ہے جس میں خود ساختہ تضادات اور اپنی عقل کی کسوٹی کے خلاف پر مبنی اعتراض اور شبہات پر ہوتا ہے۔ حدیث جساسہ جمہور علماء محدثین کے اصول حدیث کے معیار پر پورے طور پر کھری اترتی ہے۔ کسی طرح سے اس کی تضعیف وتغلیط نہیں کی جاسکتی لہٰذا جس قطعیت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین محترم مولانا مفتی سعید پالن پوری صاحب نے حدیث جساسہ کے ناقابل اعتبار ہونے کو بیان کیا ہے وہ حد درجہ افسوس ناک ہے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بڑا نازک ہے صحیح حدیث کو غلط قرار دینا دنیا وآخرت میں خسران کا باعث ہے۔

مفتی صاحب موصوف نے ترمذی کی شرح تحفۃ الالمعی ج:۵، ص:۶۲۷ میں جس طرح حدیث حضرت فاطمہ بنتِ

قیس کے سلسلے میں جو تحقیقات تحریر فرمائی ہیں وہ محدثین کے اصول کے خلاف ہے۔ حدیث کے جس جز پر معارضہ ہے وہ در حقیقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے معارضہ تھا، اسی لئے رد کرنے والے نے خود ہی اس کی صراحت کردی ہے کہ ان کا یہ بیان حکم الٰہی سے متعارض ہے لہذا اسے قبول نہیں کیا جاسکتا ہے اس لئے حضرت فاطمہ کی اس روایت میں باہمی تعارض و اختلاف کا اثر ان کی دوسری روایتوں پر جن میں جساسہ کی روایت بھی شامل ہے کیا پڑے گا؟ حدیث جساسہ کو غلط بتانے کیلئے ان کی ذات کو معرض بحث میں لانا بجائے خود غلط ہے پھر مفتی صاحب موصوف نے حدیث جساسہ کے قطعاً ناقابل اعتبار اور حدیث ابن صیاد کے صحیح ہونے کی ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ ابن صیاد کی روایت متفق علیہ ہے اور جساسہ کی روایت صرف مسلم شریف میں ہے کیا متفق علیہ احادیث کے علاوہ دیگر احادیث صحیحہ کی صحت پر شک کیا جائیگا۔

اب ہم قارئین کے لئے حدیث جساسہ کو پیش کرتے ہیں اور پھر ہم مفتی صاحب موصوف کی تشریحات پر تعاقب کریں گے، پہلے ترجمۂ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں کہ ایک دن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کی یہ آواز (الصلوٰۃ جامعہ) نماز جمع کرنے والی ہے سن کر مسجد پہنچی اور پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے اس وقت (حسبِ عادت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں پر مسکراہٹ کھل رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے یعنی کوئی شخص مسجد سے نکل کر ابھی جائے نہیں سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں پھر فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے تمہیں نہ تو کسی مرغوب چیز کیلئے جمع کیا ہے اور نہ کسی دہشت ناک چیز کیلئے یعنی تمہیں یہاں روکنے کا مقصد نہ تو تمہیں کوئی چیز دینا ہے اور نہ کسی دشمن وغیرہ سے ڈرانا ہے بلکہ میں نے تمہیں اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو ایک نصرانی وعیسائی شخص تھا آیا اور مسلمان ہوا اور اس نے مجھ کو ایک ایسا واقعہ سنایا جو مسیح ودجال کے بارے میں ان باتوں کے مطابق ہے جو میں تمہیں بتایا کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے مناسب سمجھا کہ تمیم داری کا وہ واقعہ تمہیں بھی سناؤں تا کہ دجال کے بارے میں تمہارا یقین اور زیادہ پختہ ہو جائے اور میری بتائی ہوئی باتیں مشاہدہ کے قرین ہو جائیں تو سنو مجھ سے تمیم داری نے بیان کیا کہ وہ ایک دن قبیلۂ جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری کشتی میں سوار ہو کر روانہ ہوا تو پانی کی موج ایک مہینہ تک کشتی کے سواروں سے کھیلا کی (یعنی ہم سمندری طوفان میں گھر گئے) یہاں تک کہ اس موج نے کشتی کو (ایک دن) غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرہ کے قریب پہنچا دیا اور سارے سوار اس جزیرہ میں پہنچ گئے وہاں انہیں ایک ایسا چوپایہ ملا جو بہت بالوں والا تھا اور ان

بالوں کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کواس کا آگا پیچھا معلوم نہیں ہوتا تھا۔ لوگوں نے اسے دیکھ کر پوچھا تو کون ہے اور کیا ہے اس چوپایہ نے جواب دیا کہ میں جاسوس ہوں تم لوگ میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلو جو ایک بڑے وسیع گھر میں بند ہے کیونکہ اسے تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق ہے چنانچہ ہم تیزی کے ساتھ چل پڑے اور جب وہاں پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک سب سے بڑے ڈیل ڈول والا اور نہایت خوفناک آدمی موجود ہے اس جیسی شکل وصورت کا آدمی ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ نہایت مضبوط اس طرح بندھا ہوا تھا کہ اس کے ہاتھ گردن تک اور گھٹنوں کے درمیان سے ٹخنوں تک لوھے کی زنجیر سے جکڑے ہوئے تھے ہم نے اسے دیکھ کر بڑی حیرت کے ساتھ کہا کہ تجھ پر افسوس ہے، تو کون ہے اور کیا ہے اس نے جواب دیا کہ جب تم نے مجھ کو پالیا اور معلوم کر ہی لیا ہے اور یہاں تک پہونچنے میں کامیاب ہو گئے ہو تو اب میں تم سے اپنے بارے میں کچھ نہیں چھپاؤں گا اور سب کچھ بتادوں گا۔ لیکن پہلے مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو ہم نے اسے پوری تفصیل سنادی اس نے کہا کہ اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ بیسان میں کھجوروں کے جو درخت ہیں ان پر پھل آتے ہیں یا نہیں ہم نے کہا کہ ہاں پھل آتے ہیں اس نے کہا کہ جان لو جلد ہی وہ زمانہ آنے والا ہے جب بیسان (حجاز کا شہر) کے کھجور کے درختوں پر پھل نہیں آئیں گے اس نے کہا اب مجھے بحرہ طبریہ (اردن کا شہر) کے بارے میں بتاؤ کہ آیا اس میں پانی ہے یا نہیں اور وہاں کے لوگ اس چشمہ کے پانی کے ذریعہ کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ ہاں اس چشمہ میں پانی بہت ہے اور وہاں کے لوگ اسی پانی سے کھیتی کرتے ہیں اس کے بعد اس نے کہا اب مجھے امیوں یعنی اھل عرب کے نبی کے بارے میں بتاؤ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ انہوں نے مکہ چھوڑ دیا ہے اور اب یثرب (مدینہ) کو ہجرت کر گئے ہیں اس نے پوچھا کہ کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے ہیں ہم نے کہا کہ ہاں پھر اس نے پوچھا کہ انہوں نے اہل عرب سے کیا معاملہ کیا ہم نے اس کو بتایا کہ وہ نبی ان عربوں پر غالب آگئے ہیں جو ان کے قریب ہیں انہوں نے ان کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اس نے کہا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان لوگوں کا ان کی اطاعت کرنا ہی ان کے لئے بہتر ہے اور اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں میں درحقیقت مسیح یعنی دجال ہوں وہ زمانہ جلدی جلدی آنے والا ہے جب مجھ کو نکلنے کی اجازت مل جائے گی اس وقت میں نکلوں گا اور چالیس دنوں تک زمین پر پھروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہیں چھوڑوں گا جس میں داخل نہیں ہوں گا سوائے مکہ اور طیبہ یعنی مدینہ یہ دونوں شہر مجھ پر حرام قرار دیئے گئے ہیں جس کی صورت یہ ہوگی کہ ان دونوں شہروں میں کسی شہر میں داخل ہونا چاہوں گا تو میرے سامنے ایک فرشتہ آجائے گا جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ فرشتہ مجھ کو اس شہر میں داخل ہونے سے روک دے گا''۔ (جاری)

☆☆☆☆☆